مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

پاکستان سے شراب پر پابندی اٹھانے کا امریکی مطالبہ

حماقت اور بددیانتی کی واضح مثال

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان شراب پر عائد پابندی فوری طور پر اٹھائے کیونکہ شراب کے باعث لوگ منشیات کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ امریکی حکومت کے اعلیٰ افسروں نے پاکستان کے اعلیٰ حکام کو مشورہ دیا ہے کہ امریکہ کے خیال میں پاکستان میں جو لوگ نشہ کرتے ہیں وہ ضیاء الحق کے دور میں شراب پر پابندی کے باعث منشیات استعمال کرنا شروع کر دی تھی باخبر ذرائع کے مطابق امریکہ کے اس مشورہ پر سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکومت سندھ نے صوبے میں نہ صرف شراب کشید کرنے کی اجازت دے دی ہے بلکہ ان کشیدہ کاروں کو از سر نو پرمٹ بھی جاری کر دیئے ہیں جو سابق حکومت نے منسوخ کر دیئے تھے (روزنامہ جنگ لندن ۱۲ر فروری ۹۴ء)

امریکہ کا یہ مطالبہ سراسر غیر معقول اور احمقانہ مطالبہ ہے۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ دو ٹوک لفظوں میں امریکہ پر واضح کر دیا جائے کہ یہ انتہائی غلط مطالبہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ شراب پر عائد پابندی اٹھالی جائے اور اس کا استعمال خلاف قانون نہ ہو تو کیا منشیات کا استعمال رک جائے گا؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر غور فرمایئے کہ خود امریکہ اور یورپ کے ممالک میں منشیات کا استعمال روز بروز کیوں بڑھ رہا ہے؟ شراب پر پابندی اٹھا لینے سے منشیات سے نجات مل جاتی تو امریکہ اور یورپ اس خباثت سے ضرور نجات حاصل کر لیتے۔ لیکن اخبارات اور اعداد و شمار گواہ ہیں کہ پورے یورپ اور امریکہ میں منشیات کا استعمال بہت زوروں پر ہے بالخصوص نوجوانوں میں یہ مرض جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا ہے۔ منشیات کے عادی معمولی رقم کے لیے کسی کی جان لے لینا ایک معمول کی بات سمجھتے ہیں۔ خود امریکہ میں شام کے وقت رقم لے کر باہر نکلنا جان سے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ منشیات کے عادی راستہ روک کر اور بندوق دکھا کر رقم چھین لیتے ہیں۔ اب امریکہ کی حکومت اور اس کے اعلیٰ حکام ہی بتلائیں کہ ان ممالک میں شراب پر پابندی کس نے عائد کی تھی؟ کہ نوجوان منشیات کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

پھر ان ممالک میں شراب پینے پلانے اور اس کی تشہیر کی بھی عام اجازت ہے حتیٰ کہ آٹھ اور نو سال کے بچے بھی شراب کا استعمال کرنے سے نہیں کتراتے۔ ایکسٹر یونیورسٹی کے ہیلتھ یونٹ (HEALTH UNTT) کے

ایک سروے کے مطابق آٹھ اور نو برس کے پچاس فی صد بچوں نے تبلایا کہ انہوں نے مختلف اقسام کی شراب استعمال کی ہے ۔ اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسکول کے بچوں کی ایک بڑی تعداد الکحل کے استعمال کا تجربہ رکھتی ہے رپورٹ تیار کرنے والے یونٹ کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ بچوں میں شراب نوشی کا رحجان بہت زیادہ ہے ایک سروے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ چالیس فی صد بچے اور بچیاں والدین کے علم کے بغیر گھروں میں شراب استعمال کرتے ہیں ۔ روزنامہ آواز ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء) بلکہ حکومت برطانیہ نے لائسنسنگ کے قانون میں جو مجوزہ تبدیلی کی ہے اسکے تحت آئندہ سال ۱۴ سال سے کم عمر کے بچے اپنے والدین کے ہمراہ شراب خانے جاسکیں گے (روزنامہ جنگ لندن ۱۴ / جنوری ۱۹۹۴ء)

شراب خانہ خراب کی اس قدر کھلی اجازت کے باوجود یورپ میں منشیات کا بے دریغ استعمال بتلا رہا ہے کہ شراب پر پابندی ہٹانے سے منشیات کا استعمال ہرگز نہیں رکے گا ، بلکہ لازمی ہے کہ خود شراب پر پابندی عائد کی جائے اور ہر قسم کی نشیلی اشیاء کو خلاف قانون قرار دیا جائے تاکہ معاشرہ بدامنی اور آئے دن قتل وغارت گری کے واقعات سے نجات حاصل کر سکے ۔

جس امریکہ نے پاکستان کے اعلیٰ حکام سے شراب پر عائد پابندی اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اسی امریکہ کی حکومت کے اعلیٰ حکام نوجوانوں میں شراب نوشی کے رحجان کے اضافہ پر پریشان ہیں ۔ امریکہ سے نشر ہونے والے ٹیلی ویژن پروگرام سی بی اسے نے ۱۱ / فروری ۱۹۹۴ء کی خبروں میں بطور خاص اس موضوع کا تذکرہ کیا ہے اور بتلایا ہے کہ امریکہ میں نوجوانوں میں شراب نوشی کا عام رحجان ٹیلی ویژن پر دیے جانے والے اشتہارات کے مرہون منت ہیں ۔ حکومت چاہتی ہے کہ اس قسم کے اشتہاروں میں کمی لائی جائے ۔ تاکہ نوجوان شراب نوشی سے باز رہ سکیں ۔ رپورٹ میں نوجوانوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ شراب کے اشتہارات نے ہی انہیں شراب نوشی کی طرف مائل کیا ہے اس سے صاف واضح ہے کہ شراب اور منشیات کو ایک دوسرے سے وابستہ کرنا ایک غیر معقول بات ہے جس طرح منشیات کی قباحت اپنی جگہ مسلم ہے اسی طرح شراب کی خباثت بھی ہر ایک پر عیاں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی اور یورپی مفکرین بارہا اس کی خباثتوں کو واضح کر چکے ہیں ۔ اور دبے لفظوں میں اس پر پابندی لگانے کا عندیہ بھی دے چکے ہیں ۔ ڈاکٹروں کی تحقیق سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ شراب کے ہر گلاس سے دماغ کے اعصاب ختم ہو جاتے ہیں جو اعصاب ضائع ہو جاتے ہیں وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوتے یہ ایک ایسا نقص ہے جس کی نہ تو تلافی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی علاج سے کوئی فائدہ ہوتا ہے اس انحطاط سے یادداشت قوت فیصلہ اور اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ بعد ایک پڑھے لکھے آدمی کا دماغ بے کار ہو جاتا ہے ۔ امریکہ ماہرین علم الامراض نے بھی اپنی تحقیقات میں شراب کی جسمانی مضرتوں کو خوب واضح کیا ہے ۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ اس سے جسم کا دفاعی نظام مفلوج ہو جاتا ہے بالخصوص پھیپھڑوں کی سوزش میں خون کے سفید دانے غیر متحرک ہو جاتے ہیں اور اس طرح بیماری کی تخریبی کاروائی بھرپور

نقصان کا باعث ہو جاتی ہے۔ ان سب شہادتوں کے باوجود امریکی حکومت کا پاکستانی حکومت سے یہ مطالبہ کہ شراب پر عائد پابندی فوری طور پر اٹھائی جائے ایک انتہائی غلط اور غیر معقول مطالبہ ہے جسے ذرا بھی اہمیت نہ دی جائے۔ اور جن لوگوں کو شراب کے از سر نو پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ فوری طور پر منسوخ کئے جائیں۔ اور آئندہ کے لیے اسے خلاف قانون ہی رہنے دیا جائے۔ اس لیے کہ مملکت خداداد پاکستان امریکہ کا کوئی صوبہ نہیں۔ بلکہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہاں امریکہ کی نہیں اسلام کی حکمرانی ہوگی۔ اور اسلام کی نظر میں شراب ام الخبائث کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے اس پر پابندی لگا کر ملک و ملت کو اس لعنت سے صاف کر دیا۔ مولانا عبد الماجد دریا آبادی مرحوم لکھتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ایک اشارہ سے اپنے حدود مملکت سے کہنا چاہیئے کہ ان خبائث کا خاتمہ ہی کر دیا اور اشخاص و افراد کی کارستانیوں سے قطع نظر امت کی نظر میں بحیثیت مجموعی لفظ شرابی اور لفظ جواری دونوں کو انتہائی تحقیر و ذلت کا لقب ٹھہرایا۔ یہ اسلام ہی کا اعجاز ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں کو جہاں تک ان اخلاقی نجاستوں کا تعلق ہے پاکیزگی اور ستھرائی کے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جہاں تک علم و فضل فہم و دانش کے بلند و بانگ دعوؤں کے آج تک نہ کوئی اعتدال۔ احتیاط کی تبلیغ کرنے والی انجمن پہنچا سکی نہ ہی کوئی قانون امتناع جاری کرنے والی حکومت۔

سر ولیم اپنے نہیں بے گانے ہیں۔ معتقد نہیں منتقد ہیں اس کے باوجود یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ اسلام فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی کرانے میں جتنا وہ کامیاب ہوا ہے کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔ (لائف آف محمد ص ۵۲۱)

انیسویں صدی کے ربع آخر میں لندن میں چرچ کانگریس کے ایک اجلاس کے موقع پر ایک ممتاز پادری اسحاق ٹیلر نے کہا تھا کہ دنیا میں انسداد مے نوشی کی سب سے بڑی انجمن خود اسلام ہے برخلاف اس کے ہمارے یورپین تجارت کے قدم جہاں جہاں پہنچتے جاتے ہیں شراب نوشی اور بدکاری اور لوگوں کی اخلاقی پستی بڑھتی جاری ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا جلد ۲۶ ص ۵۹)

جہاں تک لوگوں کا یہ کہنا کہ اس میں بیماریوں کے لیے شفا بھی ہے ان کا کہنا غلط ہے یہ سراسر بیماری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پہلے اس خیال کی تردید فرما چکے ہیں۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ذلک داء ولیس بشفاء (شرح معانی الآثار للطحاوی جلد ص)

یہ تو بذات خود بیماری ہے اس میں شفاء کہاں ڈھونڈ رہے ہو۔